دل کی بات

۱۴ اگست کو ہم چوالیسواں "جشن آزادی" منا رہے ہیں۔

ان چوالیس برسوں میں قومی شعور اور سیاسی بصیرت سے بہرہ ور ہر شخص کے ذہن میں بارہا یہ سوال ابھرتا ڈوبتا رہا ہے "کیا ہم آزاد ہیں"؟

آج اگر چوالیس برس کی الٹی زقند لگا کر اس تصور آزادی کو پانے کی کوشش کریں جس کا حسین خواب ہمیں دکھلایا گیا تھا تو وہ ارمان اور سپنے ارض تمنا پاکستان کے ذرے ذرے میں بکھرے بکھرے نظر آئیں گے المیہ یہ ہے کہ یہاں وہ لوگ حکمران ہوئے جن کا جدوجہد آزادی سے اتنا بھی تعلق نہ تھا جتنا شرافت کا انسان سے ہوتا ہے۔ یہاں جو حاکم آیا اس نے نہ صرف آزادی کے تصور کو پامال کیا بلکہ اقدار بھی ملیامیٹ کیں۔ یہاں ہر کار بد کی انجام دہی کیلئے مکمل آزادی دی گئی "ملک و قوم کیلئے فلاح کی راہیں سوچنے والوں کا حق آزادی سلب کیا گیا اور ان کی راہیں مسدود کرنے کی کوشش کی گئی۔ اسلام کا نام لیکر مسلمان کہلا کر اسلام کو جتنا یہاں رسوا کیا گیا تاریخ میں اس بدترین ظلم کی مثال نہیں ملتی۔ من حیث المجموع پورا معاشرہ بد عنوان ہو چکا ہے اور سیاسی و قومی بہروپیوں نے اعتبار کی ساری صورتیں مجروح کر دی ہیں۔ اب کوئی کسی پر اعتبار کرے بھی تو کیونکر؟ پاکستان کے سیاست دان سب سے بڑے مجرم ہیں۔ جنہوں نے ملک و قوم کو اپنے شخصی مفادات کی بھینٹ چڑھا دیا۔ ہمارے اسلاف نے لاکھوں انسانوں کی قربانی دیکر ایک سفید چمڑی والا حاکم یہاں سے نکالا۔ اور یہ یقین کر لیا کہ اب ہم آزاد ہیں مگر ستم یہ ہے کہ ہم آزاد ہونے کی بجائے دہری غلامی کے اسیر ہو گئے۔ برطانوی سامراج سے آزادی حاصل کی تو امریکی سامراج کی زنجیروں میں جکڑ دیئے گئے۔ رہی سہی کسر ہمارے حکمرانوں "کالے انگریز" نے پوری کر دی۔ مقاصد کا تعین نہ منزل کی خبر۔ اسلام، جمہوریت، سوشلزم، سیکولرازم، کچھ بھی تو نہیں۔ قرارداد مقاصد سے لیکر شریعت بل تک حکمرانوں نے دین اسلام کو رسواء کرنے میں کوئی کسر بھی اٹھا نہیں رکھی۔

سیاست دان ملے تو ایسے کہ اقتدار میں ہوں تو "سب اچھا" معزول اقتدار ہوں تو سب غلط۔ ان کی خرمستیوں اور رذالتوں کی وجہ سے سیاسی کارکن بھی اخلاص وایثار کی دولت سے محروم ہو گئے ہیں۔ اب ان کی سوچ کا زاویہ بھی وہی ہے جو سیاست دانوں کا ہے۔ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا تھا "آزادی کیلئے اتنی بڑی قیمت تاریخ میں کبھی ادا نہیں کی گئی۔ اس کے باوجود ہم اس نعمت سے محروم رہیں گے" اور امام العصر ابوالکلام آزادؒ کے بقول "پاکستان ایک تجربہ ہے خدانخواستہ اگر یہ ناکام ہو گیا تو پوری ملت اسلامیہ متاثر ہو گی"

چوالیس برسوں میں ان بزرگوں کو جی بھر کر گالیاں دی گئیں مگر ان کی ایک بات بھی غلط ثابت نہ ہوئی۔ نہ تو نفاذ اسلام کا تجربہ کامیاب ہوا اور نہ ہم آزاد ہوئے۔ اللہ سے عہد باندھ کر اسے توڑا گیا نتیجۃً سزا سے دوچار ہیں۔ حکمران، سیاست دان اور اراکین اسمبلی مفاد پرست جھوٹے اور جرائم پرور ہیں۔

کسی شہری کی عزت، جان، مال غرض کچھ بھی تو محفوظ نہیں۔ ڈاکوؤں کا راج ہے۔ وہ جب اور جہاں چاہیں لوٹ مار کریں، قتل و غارت گری کریں انہیں کوئی پوچھنے والا نہیں۔ حکومت بارہویں آئینی ترمیم کے ذریعہ بے پناہ اختیارات حاصل کرنے کے باوجود امن وامان قائم رکھنے میں ناکام ہے۔ ملک پہلے ہی پولیس سٹیٹ تھا۔ مگر بارہویں آئینی ترمیم سے یہ سٹیٹ بہت مضبوط ہو گئی ہے۔ ناجائز اسلحہ جمع کرانے کیلئے کہا گیا تو اس میں بھی حکومت کو شرمناک ناکامی ہوئی۔ البتہ ملتان سے آئی جے آئی سے تعلق رکھنے والے پنجاب اسمبلی کے ایک رکن نے ایک ریوالور اور ایک پسٹل تھانے میں جمع کراکر یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچائی ہے کہ ناجائز اسلحہ کے اصل ذخائر ممبران اسمبلی کے پاس ہیں۔

سندھ میں ناجائز اسلحہ جمع کرنے والوں کو ۳۲ ہزار نئے اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے ہیں۔ گویا سندھ کا سکور نمبرون رہا۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جن لوگوں کو اسلحہ لائسنس جاری کئے گئے کیا اب وہ شریف شہری ہیں؟ بلوچ اور پٹھان کے نزدیک تو اسلحہ واپس کرنا گناہ کبیرہ ہے۔

ریڈیو، ٹیلی ویژن اور اخبارات فحاشی عریانی اور بدمعاشی کے مہذب اڈے بن چکے ہیں۔ ذرائع ابلاغ میں زنخیوں کی حکومت ہے۔ غیر ملکی مداخلت ناقابل برداشت حد تک بڑھ چکی ہے اور وحشی امریکہ ناچ رہا ہے۔ غیر ملکی سرمایہ کاری کی کھلی چھٹی سے خطرات مزید بڑھ گئے ہیں کسے معلوم کون کس روپ میں کن مقاصد کے حصول کیلئے یہاں سرمایہ کاری کر رہا ہے؟۔ ایران جس کی خشت اول ہی غلط ہے تاریخ شاہد ہے کہ اسلام اور ملت اسلامیہ کو اس سرزمین سے ہمیشہ ناقابل تلافی نقصان پہنچا ہے۔ گزشتہ کئی مہنیوں اخبارات میں پاکستان اور ایران کے مابین دفاعی اور اقتصادی معاہدوں کا زبردست چرچا رہا اور بالآخر پچھلے دنوں اقتصادی معاہدہ طے پا گیا۔ معلوم نہیں دفاعی معاہدہ کس مرحلہ میں ہے۔

افغانستان میں جہاد اسلامی فیصلہ کن مرحلہ میں داخل ہو رہا تھا کہ امریکہ نے مجاہدین اور ان کی قیادت کو "بنیاد پرست" قرار دیکر اس جہاد کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں شروع کر دیں۔ جن کی تکمیل کیلئے ایران نے کلیدی کردار ادا کیا۔

جبکہ بظاہر مردہ باد امریکہ اور مرگ بر امریکہ جیسے نفرت انگیز نعرے لگا کر دنیا کو دھوکہ دیا گیا فی الحقیقت ایران اس خطہ میں امریکی ایجنٹ کا کردار ادا کر رہا ہے۔ اور وقت ثابت کرے گا کہ ایران نیو ورلڈ آرڈر کا ایک اہم کردار ہے۔ انقلاب ایران کے بعد پاکستان کے شیعہ گروہ کی خصوصی سرپرستی کر کے انہیں ہر لحاظ سے مسلح کیا گیا پاکستان میں شیعہ ۲ فیصد اقلیت ہونے کے باوجود پچانوے فیصد سنی اکثریت کے حقوق پامال کر رہے ہیں۔ غرض حکومت اندرونی و بیرونی طور پر کھوکھلی ہو چکی ہے۔

اور ہر قسم کا دباؤ" رواداری" کے نام پر قبول کر چکی ہے۔ حکمرانوں اور سیاست دانوں نے میرے پاک وطن کا کیا حال کر دیا ہے؟ آج تحریک پاکستان کے شہداء بھی سوال کر رہے ہیں "کیا یہ فریب تھا کہ پاکستان اسلام کیلئے قائم کیا جا رہا ہے؟"۔

ملک کی بقا اسی میں ہے کہ حکمران اس عہد وفا کو پھر تازہ کریں اور ملک جس نام پر حاصل کیا گیا تھا اسی نام کو زندہ کریں۔ ورنہ ذلت و رسوائی کا جو خوفناک سیلاب بڑھ رہا ہے۔ اسے کوئی نہیں روک سکتا حکمرانو! سیاست دانو! میرے پاک وطن کے حال پر رحم کرو۔ ایسا نہ ہو کہ تمہارا وجود آئندہ نسلوں کی تربیت کیلئے نشان عبرت بن جائے۔